جنگ کے دوران غیر مقاتلین پر حملے کی ممانعت

مفتی رفیق احمد بالاکوٹی

اسلامی قانون کی روشنی میں

(دوسری اور آخری قسط)

مذاہبِ اربعہ کی تصریحات

فقہ حنفی

فتاویٰ شامی میں ہے:

''ہمیں عورت، غیر مکلف، اور بوڑھے شخص کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے... نیز اندھے، لنگڑے، اپاہج، پاگل، راہب اور گوشہ نشین لوگوں کو قتل کرنے سے بھی روکا گیا ہے، لیکن اگر ان میں سے کوئی بادشاہ ہو یا برسرِ پیکار ہو، جنگ کے متعلق رائے یا مال رکھتا ہو تو اُسے قتل کر سکتے ہیں۔''(۱)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ دھوکہ نہ دیں۔ اور نہ کسی عورت، بچے، مجنون، بہت زیادہ بوڑھے، اندھے اور اپاہج کو قتل کریں، لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک جنگی مہارت رکھتا ہو یا عورت ملکہ ہو، اسی طرح اگر ان کا بادشاہ چھوٹا بچہ ہو تو اُسے قتل کیا جا سکتا ہے۔''(۲)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

''اور راہب کو اپنے گرجا گھر میں قتل نہیں کیا جائے گا، سوائے اس صورت کے کہ وہ لوگوں کے ساتھ گھل مل جاتا ہو۔''(۳)

فتاویٰ شامی میں ہے:

''ہم اس شخص کو قتل نہیں کرتے جسے کسی آزاد مرد یا عورت نے امن دیا ہو، چاہے وہ امان دینے والا فاسق ہو، اندھا ہو، بوڑھا ہو، یا ایسا بچہ یا غلام ہو جسے جنگ کی اجازت دی گئی ہو، جس لغت میں بھی یہ امان ہو (معتبر ہوگا)۔''(۴)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

’’جب ایک آزاد مرد یا عورت کسی کافر، جماعت، قلعہ والوں یا شہر والوں کو امن دے تو ان کا امان دینا صحیح ہے اور کسی مسلمان کے لیے ان سے لڑنا جائز نہیں، لیکن اگر امان دینے میں کوئی خرابی ہو تو اس امان کو ختم کیا جاسکتا ہے۔‘‘(۵)

فقہ مالکی

مواہب الجلیل میں ہے:

’’مجاہدین عورتوں کے علاوہ کو قتل کرسکتے ہیں، الا یہ کہ عورت لڑے۔ بچے اور پاگل، شیخ فانی، لنگڑے، اندھے، گرجا اور کنیا میں موجود گوشہ نشین راہب کی طرح ہیں جب ان میں جنگی تدبیر نہ ہو، ان کے لیے ضرورت کے بقدر مال چھوڑا جائے گا۔ مزدوروں، کسانوں اور فن میں ماہر افراد کے متعلق اختلاف ہے کہ جب ان کی جانب سے لڑائی کا اندیشہ نہ ہو، امن ہو تو کیا انہیں قتل کیا جائے گا؟ دو قول ہیں: پہلا قول یہ ہے کہ انہیں قتل نہیں کیا جائے گا، یہ کتاب محمد میں ابن القاسمؒ کا قول ہے، اور یہی قول ہاتھ سے کام کرنے والوں کے متعلق عبدالملکؒ کا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے گا، یہ سحنونؒ کا قول ہے‘‘۔(۶)

الذخیرۃ میں ہے:

’’عورتوں، بچوں، بڑی عمر والوں، گرجا گھروں اور کنیساؤں میں موجود راہبوں کو قتل نہیں کیا جائے گا، ان کے لیے اس قدر مال چھوڑا جائے گا جس سے وہ زندگی بسر کرسکیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عسیف یعنی مزدور کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔‘‘(۷)

المدونۃ الکبریٰ میں ہے:

’’میں نے ابن القاسمؒ سے کہا کہ: کیا امام مالک رحمہ اللہ عورتوں، بچوں اور بڑی عمر کے بوڑھوں کے دارالحرب میں قتل کو ناپسند کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ: ہاں! میں نے پوچھا کہ: کیا وہ کافروں کے مذہبی پیشوا کے قتل کرنے کو ناپسند کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ: جی ہاں! وہ ان راہبوں کے قتل کرنے کو ناپسند کرتے تھے جنہوں نے کنیساؤں اور گرجا گھروں میں اپنے آپ کو قید کردیا ہو‘‘۔(۸)

شرح الزرقانی میں ہے:

’’جب کافروں پر قدرت پالی جائے تو انہیں قتل کرنا جائز ہے سوائے سات افراد کے، کیوں کہ ان کا قتل کرنا جائز نہیں: ایک عورت، لہٰذا اسے قتل نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ وہ لڑے تو اسے قتل کرسکتے ہیں، بشرطیکہ وہ اسلحہ سے لڑے۔ اور اگر وہ پتھر پھینکنے یا اس جیسے طریقے سے لڑے تو اسے قید کرنے کے بعد بالاتفاق اور لڑنے کی حالت میں راجح قول کے مطابق قتل نہیں کریں گے‘‘۔(۹)

علامہ ابن رشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اشہبؒ فرماتے ہیں: جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے راہبوں کے متعلق پوچھا گیا، اور کہا گیا کہ وہ کٹیاؤں میں الگ تھلگ رہتے ہیں، گرجا گھروں میں نہیں، تو کیا انہیں قید کیا جائے گا؟ میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو سنا، فرمایا کہ: میرا خیال نہیں کہ انہیں قتل کیا جائے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ کے نزدیک راہب کٹیاؤں میں ہوں یا گرجا گھر میں ہوں، دونوں صورتیں برابر ہیں؟ فرمایا: ہاں! اللہ رب العزت فرماتے ہیں: ''قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا'' ان کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ راہبہ عورتوں کا (کیا حکم ہے؟) کہا: بخدا عورتیں زیادہ حق دار ہیں کہ ان سے تعرض نہ کیا جائے۔''(۱۰)

فقہ شافعی

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''تیسرا مسئلہ ان افراد کے متعلق ہے جن کو قتل کرنا منع ہے جیسے: قریبی رشتہ دار، بچہ، عورت، راہب اور مزدور، قریبی رشتہ دار کو قطع رحمی کی وجہ سے قتل کرنا منع ہے، جب رشتہ دار کے ساتھ محرم بھی ہو تو یہ ممانعت اور پختہ ہو جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کو قتل کرنے سے منع کیا تھا۔

بچوں اور عورتوں کو غلام بنانے کی مصلحت کے پیشِ نظر قتل نہیں کیا جائے گا، اور اس وجہ سے بھی کہ یہ لوگ لڑ نہیں سکتے، اسی طرح یہ بھی جائز نہیں کہ عورت کو قید نہ کر سکنے کی صورت میں اُسے تیروں کا نشانہ بنایا جائے۔

راہب، مزدور، اپنے کام میں مشغول پیشہ ور، لنگڑا اور وہ بوڑھا جو جنگ میں کوئی تدبیر نہ کر سکتا ہو ان کے متعلق دو قول ہیں: پہلا قول یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے گا، کیوں کہ یہ لڑنے والوں کی جنس میں سے ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ انہیں قتل نہیں کیا جائے گا، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو یہ کہہ کر جنگ کے لیے بھیجا تھا کہ مزدور اور عورت کو قتل نہیں کرنا۔

وہ بوڑھا جو جنگی مہارت رکھتا ہو جب وہ جنگ میں حاضر ہو اُسے قتل کیا جائے گا اور اگر وہ حاضر نہ ہو تو اس میں غور و فکر کی ضرورت ہے، ظاہر یہ ہے کہ اُسے قتل کیا جائے گا۔

اور وہ بوڑھا جو جنگی مہارت نہیں رکھتا جب جنگ میں حاضر ہو تو ظاہر یہ ہے کہ اُسے قتل کیا جائے گا۔''(۱۱)

امام ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مسئلہ: اور کافروں کی عورتوں اور بچوں کو اس وقت قتل کرنا جائز نہیں ہے جب وہ

لڑتے نہیں، اس لیے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ میں ایک مری ہوئی عورت کو دیکھا تو فرمایا کہ اُسے کیا ہوا؟ اُسے کیوں قتل کیا گیا، حالانکہ یہ تو لڑ نہیں سکتی؟''

اور خنثیٰ مشکل جب وہ لڑے نہیں تو اسے قتل کرنا جائز نہیں، اس لیے کہ اس کا عورت ہونا ممکن ہے، اگر کوئی اُنہیں قتل کرے تو اس پر ضمان نہیں، کیوں کہ یہ لوگ مشرک ہیں، انہیں کوئی امان اور عہد نہیں۔ اگر یہ لڑیں تو انہیں قتل کرنا جائز ہے، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین کے دن ایک مقتولہ عورت کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اس عورت کو کس نے قتل کیا؟ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے قتل کیا ہے، میں نے اسے مالِ غنیمت کے طور پر حاصل کیا، اور اسے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا، جب اس نے ہماری شکست دیکھی تو میری تلوار کے دستے کی طرف بڑھی، تا کہ مجھے قتل کرے، میں نے اُسے قتل کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نکیر نہیں فرمائی۔

مسئلہ: بہر حال کافروں کے بوڑھوں، اگر چہ ان کی طرف سے لڑائی نہ ہو لیکن ان کی رائے اور جنگی تدبیر ہوتی ہے، لہٰذا یہ جوانوں کی طرح ہیں، اُنہیں قتل کرنا جائز ہے۔ اگر ان میں جنگی رائے نہ ہو اور وہ میدان میں لڑتے نہ ہوں تو ان کے اور گرجا والوں اور راہبوں کے متعلق دو قول ہیں: پہلا قول یہ ہے کہ ان کو قتل کرنا جائز نہیں اور اسی کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے لیا ہے، اس لیے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: عورت اور گرجا والوں کو قتل نہ کرو اور یہی بات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس لیے کہ یہ لڑ نہیں سکتے، لہٰذا انہیں عورتوں کی طرح قتل نہیں کر سکتے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ انہیں قتل کر سکتے ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ'' (مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو) اس میں کوئی فرق نہیں بیان کیا۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کے بڑوں کو قتل کرو، لیکن ان کے چھوٹوں کو زندہ چھوڑو، ''شرخ'' سے مراد ان کے نابالغ بچے ہیں۔'' (۱۲)

النجم الوھاج میں ہے:

''بچہ، مجنون، عورت اور خنثیٰ مشکل کو قتل کرنا حرام ہے، کیوں کہ صحیحین کی روایت میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے روکا گیا ہے۔ لیکن بعض صورتیں مستثنیٰ ہیں، ایک یہ کہ وہ لڑیں۔ دوسرا یہ کہ جب وہ عورت اسلام یا مسلمانوں کو گالی دے، کیوں کہ اس سے فساد برپا ہوگا۔ تیسرا یہ کہ وہ ایسی قوم میں سے ہو جن کے پاس کتاب نہ ہو، جیسے دہریہ اور بت پرست، اور وہ اسلام سے رُکے ہوئے ہوں۔ ماوردی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک انہیں قتل کیا جائے گا۔ چوتھا ضرورت کے وقت جب کفار انہیں ڈھال کے

طور پر استعمال کریں، جیسا کہ عنقریب آئے گا۔ پانچواں جب مضطر کو ان کے علاوہ کچھ نہ ملے تو انہیں قتل کر کے انہیں کھانا صحیح قول کے مطابق جائز ہے۔

فرمایا: اور ایسے راہب، مزدور، بوڑھے، اندھے اور اپاہج کو ظاہر قول کے مطابق قتل کرنا جائز ہے جو لڑتے نہ ہوں اور ان کو مہارت بھی نہ ہو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا قول: ''فَاقْتُلُوْا الْمُشْرِكِيْنَ الخ'' عام ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ انہیں قتل کرنا حلال نہیں، اس لیے کہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: ''لا تقتلوا كبيراً فانيًا! ولا أصحاب الصوامع'' (بہت زیادہ بوڑھے اور گرجا والوں کو قتل نہیں کرو)۔ ابوداؤد اور نسائی میں اجرت پر لڑنے والے کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح کا حکم ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے شخص کے متعلق ہے۔

اور بازار والوں کو قتل کرنا راجح مذہب کے مطابق جائز ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس میں بھی دو قول ہیں، کیوں کہ یہ لوگ جنگ کا تجربہ نہیں رکھتے۔''(۱۳)

فقہ حنبلی

ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''کافروں کی عورتوں اور ان کے بچوں کو قتل کرنا جائز نہیں، اس لیے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ (متفق علیہ) اور اس وجہ سے بھی کہ یہ دونوں چیزیں (بچے اور عورتیں) مسلمانوں کا مال بنیں گے، لہٰذا اُنہیں قتل کرنا مسلمانوں کے مال کو ضائع کرنا ہے۔ نیز بہت زیادہ عمر والے بوڑھے کو قتل کرنا بھی جائز نہیں، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: شیخ فانی، بچے اور عورت کو قتل نہ کرو۔''(۱۴)

کتاب الفروع میں ہے:

''بچے اور عورت کا قتل کرنا حرام ہے اور راہب کا قتل کرنا حرام ہے۔ ایک جماعت کا کہنا ہے کہ (اس راہب کا قتل کرنا جائز نہیں) جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا ہو، شیخ فانی، اپاہج، اندھا (کا قتل کرنا بھی حرام ہے)۔ مغنی میں غلام اور کسان کا اضافہ ہے۔ ارشاد اور حبر میں ہے کہ سوائے جنگی رائے، لڑائی کرنے یا لڑائی پر برانگیختہ کرنے کی صورت کے۔''(۱۵)

مشورے اور تجاویز

''ICRC'' کی دورانِ جنگ طبی خدمات جہاں اسلامی نقطۂ نظر سے قابلِ قدر ہیں، وہیں

اسلامی مزاج کے عین مطابق بھی ہیں، تاہم تین باتیں قابلِ غور ہیں:

ا:...... اس وقت دنیا پر جو جنگ مسلط ہے، اس کا مرکزی کردار غیر مسلم قوتیں ہیں جو اسلامی یا انسانی آداب کی قطعاً پابند نہیں ہیں، پھر ان اسلامی اصول وضوابط کی تخریج وتحقیق کا کیا فائدہ یا مقصد؟! کیوں کہ جنگ میں پہلے تو کسی اصول کی پاسداری ہوتی نہیں اور یہ کہ فی زمانہ جنگ کا اصل کردار بھی ہر جگہ غیر مسلم طبقہ ہے، وہ اسلامی آداب واحکام کا پابند ہی نہیں، اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا کے امن وامان پر حملہ آور قوموں کی فہمائش کے لیے ان کے مذہب اور دیگر مذاہب عالم کی کتب سے ایسے احکام یکجا کرکے عام کیے جائیں، اُنہیں اسی طرح کے مذاکروں کے ذریعہ احترامِ انسانیت کا درس دیا جائے۔ یہ اس وقت انسانیت کی اہم ضرورت ہے، اس کا احساس کیا جائے، اس پر زور دیا جائے اور اس کی عملی شکل اختیار کی جائے، یہ کام ''ICRC'' کا پلیٹ فارم ہی مناسب انداز میں کرسکتا ہے، بصورتِ دیگر ہماری اس کاوش کا یہی نتیجہ ثابت ہوگا کہ ہم بے لگام طاقت وقوت کے سامنے دفاع پر مجبور قوم کو آدابِ قتال کی زنجیروں میں جکڑنے کا کام انجام دے رہے ہیں، ولا سمح اللّٰہ۔

۲:...... ریڈ کراس کے کردار کو بعض مواقع پر شک اور اشکال کی نظر سے بھی بتایا اور لکھا گیا ہے، اس کی بھرپور انداز میں تدارک کی ضرورت ہے اور پوری طرح اطمینان دلانے کی ضرورت ہے کہ ریڈ کراس جیسے اداروں کا کردار اپنے ہدف اور مقصد میں واقعی محض ہمدردانہ اور غیر جانبدارانہ ہے، اس کے لیے ''ICRC'' کو اپنے عملے کے انتخاب میں بھی خوب غور وخوض کرنا ہوگا۔

۳:...... ریڈ کراس بظاہر صلیب کی ترجمانی کرتا ہے، جیسا کہ اس کے عربی نام ''الصلیب الأحمر '' سے معلوم ہوتا ہے اور میرے خیال میں اس پر اشکالات کی واقعیت سے ادارے کے منتظمین بھی آگاہ ہیں، بالخصوص ترکی وخلیجی ممالک میں اسی اشکال سے بچنے کے لیے اس شناخت کا عنوان تبدیل کرکے ''ہلالِ احمر'' رکھا گیا، اسی طرح ہمارے ہاں ''ریڈ کراس'' کے ''لوگو'' کے تحت کام کرنے کی بجائے ''ہلالِ اخضر'' (سبز ہلال) کے عنوان سے کام کیا جائے تو بہت سارے خطرات وخدشات کا سدِ باب بھی ہوجائے گا، اس لیے کہ سبز رنگ اسلامی خطوں میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص قابلِ احترام سمجھا جاتا ہے، کیوں کہ گنبدِ خضراء علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا رنگ سبز ہے، ہمارے قومی پرچم کو سبز ہلالی پرچم کہا جاتا ہے اور مزید یہ کہ سبز رنگ ''امن کی علامت'' کے طور پر مشہور ہے۔ اگر ریڈ کراس کم از کم ہمارے ہاں (پاکستان میں) ''ہلالِ اخضر'' کے نشان کے تحت اپنی سرگرمیاں جاری رکھے تو اپنائیت کے مثبت ردِعمل کے ساتھ ساتھ کم از کم شدت پسندی، جنونیت اور جذباتیت کے نتیجے میں ''ریڈ کراس'' کی خدمات میں رکاوٹیں نہیں آئیں گی، ان شاء اللہ!۔

بہرکیف ''ICRC'' کی خدمات قابلِ قدر ہیں۔ ادارے کے منتظمین کا مختلف پہلوؤں پر نظر رکھنا اور ادارے کی کارکردگی کو متاثر کرنے والے امور کی تشخیص کرکے مثبت اقدامات کرنا بھی

لائق تحسین ہے۔ یہ مجلس بھی اسی مثبت اقدام کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ والسلام

حوالہ جات

۱:...... نهينا عن قتل امرأة وغير مكلف وشيخ...... وأعمى ومقعد وزمن ومعتوه وراهب وأهل كنائس لم يخالطوا الناس إلا أن يكون أحدهم ملكاً أو مقاتلاً أو ذا رأي أو مال في الحرب. (الشامي، ابن عابدين، محمد بن امين المتوفى ۱۲۵۲ھ، رد المحتار، كتاب الجهاد ج:۴، ص:۱۳۲، ط: ايج ايم سعيد)

۲:...... وينبغي للمسلمين أن لا يغدروا.... ولا يقتلوا امرأة ولاصبياً ولا مجنوناً ولا شيخاً فانياً ولا أعمى ولا مقعد إلا أن يكون أحد هولاء ممن له رأى في الحرب أو تكون المرأة ملكة وكذلك إذا كان ملكهم صبياً صغيراً.... (الشيخ النظام وجماعة من العلماء، الفتاوى الهندية، كتاب السير،الباب الثاني، ج:۲، ص:۱۹۴، ط: رشيدية)

۳:...... ولايقتل الراهب في صومعته الا أن يخالط الناس، كذا في فتاى قاضي خان. (الشيخ النظام وجماعة من العلماء، الفتاوى الهندية، كتاب السير، الباب الثاني، ج:۲، ص:۱۹۴، ط: رشيدية)

۴:...... ولا نقتل من امنه حر أو حرة ولو فاسقاً أو اعمى أو فانياً أو صبياً أو عبداً أذن لهما في القتال بأي لغة كان الأمان. (الشامي، ابن عابدين، محمد بن أمين المتوفى ۱۲۵۲ھ، رد المحتار، كتاب الجهاد، ج:۴، ص:۱۳۴، ط: ايج ايم سعيد)

۵:...... إذاامن رجل حرّ أو امرأةٌ حرةٌ كافراً أو جماعةً أو أهل حصن أو مدينة صح أمانهم ولم يكن لأحد المسلمين قتالهم، إلا أن يكون في ذلك مفسدة فينبذ إليهم. (الشيخ النظام وجماعة من العلماء،الفتاوى الهندية، كتاب السير،الباب الثالث، ج:۲، ص: ۱۹۸ ط: رشيدية)

۶:...... وقتلوا إلا امرأة إلا في مقاتلتها والصبي والمعتوه كشيخ فانٍ وزمن وأعمى وراهب منعزل بدير أو صومعة بلا رأى وترك لهم الكفاية فقط ـ واختلف في الأجراء والحراثين وأهل الصناعات إذا لم يخش من جهتهم وأمنت جهتهم فهل يقتلوا أم لا؟ على قولين: أحدهما أنهم لا يقتلون وهو قول ابن القاسم في كتاب محمد وبه قال عبدالملك في الصناع بأيديهم، والثاني أنهم يقتلون وهو قول سحنون. (الحطاب الرعيني، الطرابلسي، شمس الدين أبو عبدالله، محمد بن عبدالرحمن المتوفى ۹۴۵ھ، مواهب الجليل، كتاب الجهاد، ج:۴، ص:۵۵۴، ط: دارالكتب العلمية ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء)

۷:...... لا يقتل النساء ولا الصبيان ولا المشايخ الكبار ولا الرهبان في الصوامع والديارات ويترك لهم أموالهم ما يعيشون به ونهى عليه السلام عن قتل العسيف وهو الأجير. (القرافي، شهاب الدين، أحمد بن إدريس المتوفى ۶۸۴ھ، الذخيرة، كتاب الجهاد، الباب الخامس في القتال، ج:۳، ص:۳۹۷، ط: دارالغرب الاسلامي)

۸:...... (قلت لابن القاسم) هل كان مالك يكره قتل النساء والصبيان والشيخ الكبير في ارض الحرب (قال) نعم. (قلت) فهل كان يكره قتل الرهبان (قال) نعم، كان يكره قتل الرهبان المحبسين في الصوامع والديارات. (الاصبحي، الامام مالك بن انس بن عامر المتوفى ۱۷۹ھ،المدونة الكبرى، كتاب الجهاد، في قتل النساء والصبيان في أرض العلوج: ۲، ص:۶، ط: دارالباز)

۹:...... (و) إذا قدر عليهم (قتلوا) أى جاز قتلهم (إلا) سبعة لا يجوز قتلهم (المرأة) فلا تقتل (إلا في مقتلتها) فتقتل إن قتلت بسلاح... فإن قاتلت برمي حجارة ونحوها لم تقتل بعد الأسر اتفاقاً ولا في حال المقاتلة على الراجح... (الزرقاني، ابوعبدالله، محمد بن عبدالباقي بن يوسف المتوفى ۱۱۲۲ھ، شرح الزرقاني على مختصر سيدى خليل، كتاب الجهاد، ج:۳، ص:۱۹۷-۱۹۲، ط: دارالكتب العلمية)

۱۰:...... قال أشهب: سمعت مالكاً وسئل عن الرهبان فقيل: إنهم يعتزلون في ديارات ليس في صوامع، أيسبون؟ قال: لا ارى أن يهاجوا، فقيل له: وسواء عليك الرهبان في الديارات أو أصحاب الصوامع؟ قال: هاه، يقول الله سبحانه وتعالى: قسيسين ورهباناً الآية ولم ير أن يهاجوا، فقيل له: فالرهبان من النساء؟ قال: النساء عندنا ـ والله ـ أحق ألا يهجن. (القرطبي، ابن رشد، أبوالوليد محمد بن احمد بن رشد المتوفى ۴۵۰ھ، البيان والتحصيل، كتاب الجهاد ج:۲، ص: ۵۵۸، ط: دارالغرب الاسلامي)

۱۱ :...... المسئلة الثالثة فيمن يمتنع قتله كالقريب والصبي والمرأة والراهب والعسيف. أما القريب فقتله منهي عنه لقطعية الرحم وإذاانضمت المحرمية إلى الرحم كان آكد، نهى النبي ﷺ حذيفةؓ وأبا بكر رضي الله عنهما عن قتل أبويهما. وأما الصبيان والنسوان فلا يقتلون لمصلحة الاسترقاق ولأنهم أيضا ليسوا أهل القتال. وكذلك لا يجوز أن ترشق المرأة بالنشاب إذا عجز عن استرقاقها....وأما الراهب والعسيف والحارف المشغول بحرفته والزمن والشيخ الضعيف الذي لا رأى له ففيهم قولان : أحدهما أنهم يقتلون لأنهم من جنس أهل القتال، والثاني : لا، لأن رسول الله ﷺ بعث إلى خالد رضي الله عنه وقال: لا تقتل عسيفاً ولا امرأة. وأما الشيخ ذو الرأى فيقتل إذا حضر وإن لم يحضر ففيه نظر والظاهر قتله. والشيخ الأخرق إذا حضر فالظاهر أنه يقتل. (الغزالي، أبوحامد، محمد بن محمد بن محد المتوفى ۵۰۵ھ، الوسيط في المذهب للإمام الغزاليؒ، كتاب السير، الباب الثاني في كيفية الجهاد، ج:۴، ص: ۱۷۹-۱۷۸، ط: دارالكتب العلمية)

۱۲ :...... مسئلة: ولا يجوز قتل نساء الكفار ولا صبيانهم إذا لم يقاتلوا، لما روى ابن عمرؓ أن النبي ﷺ نهى عن قتل النساء والولدان. ووجد النبي ﷺ امرأة مقتولة في بعض غزواته فقال: ما بال هذه تقتل وانها لا تقاتل؟ ولا يجوز قتل الخنثى المشكل إذا لم يقاتل لجواز أن يكون امرأة فإن قتلهم قاتل لم يجب عليه الضمان لأنهم مشركون لا أمان لهم ولا ذمة. فإن قاتلوا جاز قتلهم لما روى أن النبي ﷺ مر بامرأة مقتولة يوم حنين فقال : من قتل هذه؟ فقال رجل : أنا يارسول الله ! غنمتها فأردفتها خلفي، فلما رأت الهزيمة فينا أهوت إلى قائم سيفي لتقتلني فقتلتها فلم ينكر عليه النبي ﷺ... مسئلة: وأما شيوخ الكفار :... وإن كان لا قتال منهم ولكن فيهم رأى وتدبير في الحرب فهم كالشباب ويجوز قتلهم... وإن لم يكن فيهم رأى ولا قتال في الحرب ففيهم وفي أصحاب الصوافع والرهبان قولان: أحدهما، لايجوز قتلهم، وبه قال أبو حنيفة، لما روى ابن عباسؓ أن النبي ﷺ قال: لا تقتلوا المرأة ولا أصحاب الصوامع، وروى ذلك عن أبي بكر، لأنهم ممن لا يقاتل فلم يجز قتلهم كالنساء. والثاني : يجوز قتله لقوله تعالى :"فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم"، ولم يفرق. وروى سمرة أن النبي ﷺ قال: اقتلوا شيوخ المشركين واستحيوا شرخهم، وأراد بشرخهم أحداثهم الذين لم يبلغوا... (العمراني، أبوحسين، يحيى بن أبي الخير بن سالم المتوفى ۵۵۸ھ، البيان في فقه الامام الشافعي، كتاب السير، ج:۱۲، ۹۹-۹۶، ط: دارالكتب العلمية)

۱۳ :...... قال: (ويحرم قتل صبي ومجنون وامرأة وخنثى مشكل) للنهي في الصحيحين عن قتل النساء والصبيان....لكن تستثنى صور: أحدها: إذا قاتلوا... الثانية: إذا سبت الإسلام أو المسلمين لظهور الفساد. الثالثة: إذا كانت من قوم ليس لهم كتاب كالدهرية وعبدة الأوثان وامتنعوا عن الاسلام قال الماوردي : فعند الشافعيؒ يقتلن. الرابعة: حالة الضرورة عند تترس الكفار بهم كما سيأتي، الخامسة :إذا لم يجد المضطر سواهم فله قتلهم وأكلهم على الأصح. قال: (ويحل قتل راهب وأجير وشيخ وأعمى وزمن لا قتال فيهم ولا رأى في الأظهر) لعموم قوله تعالى : فاقتلوا المشركين... والثاني: لايحل لحديث زيد بن خالد: لا تقتلوا كبيراً فانياً ولا أصحاب الصوامع. وفي أبي داؤد والنسائي النهي عن قتل عسيف ومثله مقطوع اليدين والرجلين...ويجوز قتل أهل السوق على المذهب، وقيل على قولين: لأنهم لا يمارسون الحرب. (الدميري، كمال الدين، ابوالبقاء، محمد بن موسى بن عيسى بن على المتوفى ۸۰۸ھ، النجم الوهاج في شرح المنهاج للدميري، كتاب السير، ج:۹، ص:۳۲۳-۳۲۴، ط: دارالمنهاج)

۱۴ :...... ولا يجوز قتل نسائهم وصبيانهم، لما روى ابن عمر عن النبي ﷺ: أنه نهى عن قتل النساء والصبيان، متفق عليه، ولأنهما يصيران رقيقاً ومالاً للمسلمين فقتلهما إتلاف لمال المسلمين ولا قتل شيخ فانٍ لما روى عن النبي ﷺ انه قال: لا تقتلوا شيخاً فانياً ولا طفلاً ولا امرأة. (ابن قدامة، موفق الدين، ابو محمد، عبدالله بن احمد بن قدامة المتوفى ۶۲۰ھ، كتاب الكافي لابن قدامة، كتاب الجهاد، مبحث باب ما يلزم الامام ومايجوز له، ج:۴، ص:۲۶۷، ط: مكتب الاسلامي)

۱۵ :...... ويحرم قتل صبي وامرأة... ويحرم قتل راهب وقال جماعة: لايخالط الناس، وشيخ فانٍ وزمن وأعمى وفي المغني وعبد وفلاح وفي الإرشاد وحبر: إلا لرأى أو قتال أو تحريض. (المقدسي، شمس الدين، أبو عبدالله، محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج المتوفى ۷۶۳ھ، كتاب الفروع، كتاب الجهاد، مبحث ما يجوز له ومالا يجوز له، ج:۶، ص: ۲۱۱، ط: عالم الكتاب)